ان کی یہ اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ بین الاقوامی تعلقات تجارت اور مشرق و مغرب میں آمدورفت کے لحاظ سے ان ملکوں پر ہر ایک "عالی حوصلہ" حکومت کی نظریں لگی ہوئی ہیں اس بنا پر ہر مسلمان خصوصاً اور ہر ہندوستانی عموماً یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس وقت ممالکِ اسلامیہ کی سیاست کیا ہے اور وہ اس جنگ سے متعلق اپنی کیا پالیسی رکھتے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں جناب مولف نے اسی سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلہ میں انھوں نے مصر۔ ترکی۔ عرب۔ کویت شام اور فلسطین و عراق۔ ایران و افغانستان۔ اور افریقہ کے اسلامی خطوں کے اندرونی اور بیرونی سیاسی حالات بیان کئے ہیں۔ اور آخر میں ان ممالک کا یورپین حکومتوں سے تعلق اور موجودہ جنگ میں ان کے طرزِ عمل سے بحث کی ہے۔ کتاب مفید، پرازمعلومات اور دلچسپ ہے۔ اور اردو خواں طبقہ کیلئے سیاسی بصیرت پیدا کرنیکی غرض سے لائق مطالعہ۔ یہ کتاب بھی جامعہ کے پنج سالہ پروگرام کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

بحرالکاہل کی سیاست از جناب امین خالدی صاحب تقطیع خورد ضخامت ۱۹۲ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ عمدہ قیمت مجلد عہ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ و بمبئی۔

یوں تو ۱۹۳۱ء کے بعد سے جبکہ مشرق بعید میں کشمکش کا آغاز ہوا۔ بحرالکاہل لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے لیکن جب سے جاپان نے محوری طاقتوں کے ساتھ ملکر برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کرکے پیشقدمی شروع کی ہے بحرالکاہل یا "ست ساگر" کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے اور اب ہر کس و ناکس کی زبان پر اس کا نام کثرت سے آنے لگا ہے۔ امین صاحب خالدی نے اس کتاب میں اسی بحر کے سیاسی و اقتصادی مسائل جغرافیائی حالات اور اس سمندر کے بیشمار جزائر کے تاریخی واقعات۔ چین۔ جاپان۔ امریکہ۔ برطانیہ اور روس کے تعلقات اور ان پر خارجی اثرات وغیرہ ایسے مباحث کو اعداد و شمار اور مستند معلومات کی روشنی میں بڑی خوبی اور عمدہ ترتیب کے ساتھ آسان زبان میں بیان کیا ہے۔ کتاب کے گیارہویں باب میں لائق مصنف نے بحرالکاہل میں جنگ چھڑنے کی جو پیشین گوئی کی ہے وہ تو جلد ہی پوری ہوگئی۔ لیکن ہاں اتنی بات ضرور ہوئی کہ جاپان کا رخ ابھی تک بجائے روس کے برطانیہ اور امریکہ کی ہی طرف ہے پھر لائق مصنف نے جاپان کی بحری اور ہوائی طاقت کے متعلق جو اندازہ لکھا ہے موجودہ حالات میں اب اس میں بھی گفتگو کی گنجائش پیدا ہوگئی ہے۔